الکحل کا شرعی حکم

الکحل کھجور اور انگور سے نہیں بنائی جاتی بلکہ شہد شیرہ مختلف دانے، جو، اناس، گندم، ادرک کی جڑ اور دیگر نشاستہ دار اشیاء سے بنائی جاتی ہے۔ جب کہ خمر کے لئے صرف انگور سے بنایا جانا کافی نہیں بلکہ انگور کا کچا شیرہ جو پڑے رہنے سے جھاگ چھوڑ دے وہ خمر کہلاتا ہے، اس لئے الکحل Alcohol پر خمر کی تعریف صادق نہیں آتی اور امام اعظم اور امام یوسف (رحمہما اللہ) کے نزدیک خمر کے علاوہ دیگر شرابوں کی قلیل مقدار جو نشہ آور نہ ہو وہ جائز ہے۔ لہذا الکحل کی وہ مقدار جو حد نشہ تک نہ پہنچے وہ جائز ہے۔

مذکورہ تفصیل سے یہ واضح ہوگیا کہ قلیل اور غیر نشہ آور مقدار میں الکحل اور اسپرٹ کا استعمال جائز ہے سینٹ لگانا جائز ہے جن کپڑوں پر پرفیوم یا سینٹ وغیرہ لگے ہوئے ہوانہیں پاک ہی متصور کیا جائے گا لہذا ایسے کپڑوں کا عام حالات میں بھی اور نماز کی حالت میں بھی پہننا جائز ہے اور ایسی نمازوں میں کوئی کراہت نہیں ہے (شرح صحیح مسلم جلد ۴ صفحہ ۳۲۲۔۳۲۳۔) اگرچہ علماء کرام نے اقوال ائمہ احناف کے حوالے سے الکحل (alcohal) کے جواز کا فتوی دیا ہے لیکن پھر بھی الکحل ملی پرفیوم اور سینٹ وغیرہ کا استعمال نہ کرنا بہتر واولی ہوگا۔ چونکہ خوبصورت ودلکش عطریات جب موجود ہیں تو الکحل وغیرہ کے استعمال کو ترک کرنا کوئی مضر نہیں۔ اور پھر ایسی چیز جس میں اختلاف بین الفقہاء ہو اور دل میں شکوک وشبہات بھی پیدا ہوں تو بہتر یہ ہے کے انہیں استعمال نہ کیا جائے۔ اسلئے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا؛" دع ما یریبک الی مالا یریبک") (ترمذی۔حدیث؛ ۲۵۱۸) ترجمہ؛ جو چیزیں تمہیں شک میں مبتلا کریں انہیں چھوڑ کر وہ عمل اختیار کرو جو شکوک وشبہات سے پاک ہو۔ (او کما قال علیہ الصلوۃ والسلام) جب غیر مشکوک دلنشین عطریات موجود ہیں تو مشکوک پرفیوم وسینٹ کا استعمال نہ کرنا ہی اولی ہے تاہم ان کے جواز کا فتوی اپنی جگہ برقرار ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

☆ صاحبین کے نزدیک حکم میں حقیقت کا نائب ہے☆